❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت دعا
وقت 5-7 منٹ

نماز دعا ہی کا نام ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرہ:187)

کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

معزز سامعین! آج مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فقرہ **"نماز، دعا ہی کا نام ہے"** کے تناظر میں آپ حاضرین سے گفتگو کرنی ہے۔

نماز اور دعا کا رمضان المبارک سے بہت گہرا تعلق ہے۔ 2025ء کے رمضان کی آمد آمد ہے۔ اس دفعہ رمضان ایسے وقت میں آرہا ہے جب امت مسلمہ شدید اختلافات کا شکار ہے۔ مشرق وسطیٰ تیسری عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑا ہے۔ باقی اسلامی ممالک بھی کوئی محفوظ نہیں ہیں۔ ان حالات میں ہمیں اس رمضان میں بہت دعائیں کرنی ہوں گی۔ اسے دعاؤں کا رمضان بنانا ہو گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں جن دعاؤں کی طرف بلا رہے ہیں انہیں حرزِ جان بنا کر نمازوں کو بروقت ادا کرنا ہے اور ان نمازوں کو دعاؤں والی نمازیں بنا دینا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نماز، دعا ہی کا نام ہے۔ اس لیے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 435)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بابت بارہا فرمایا کہ

"ہمیں جو بھی دعا کرنی ہو وہ نماز کے اندر کرنی چاہیے نیز یہ کہ نماز کے بعد بالالتزام ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا حدیث سے ثابت نہیں۔"

چنانچہ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"خدا کی مہربانی سے مجھے وہ وقت یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف فرماتے تھے ہم خدام بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ بھی تھے۔ جب کہ حضور نے نماز کے اندر دعا کے کرنے کے متعلق تقریر فرمائی جس کا مطلب میری عبارت میں یہ ہے کہ یہ رسم پڑ گئی ہے کہ نماز کے اندر دعا نہیں کرتے نماز کو بطور رسم وعادت جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں اور جب سلام پھیر چکتے ہیں تو لمبی لمبی دعائیں بڑی تضرع سے مانگتے ہیں **حالانکہ نماز کے اندر دعا چاہیے نماز خود دعا ہے**۔ نماز اس لیے ہے کہ بندہ اس میں اپنے رب سے دین و دنیا کے حسنات طلب کرے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو اپنی کوئی حاجت پیش نہ کی اور جب دربار سے رخصت ہو کر باہر آئے تو درخواست کرنی شروع کر دی۔ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پنجگانہ کی جماعت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔"

(افتخار الحق یعنی انعامات خداوند کریم صفحہ 494-495)

سامعین! ایک دفعہ پھر حضرت مولوی سید محمود شاہ صاحب رضی اللہ عنہ سہارنپور سے قادیان آئے اور حضور علیہ السلام سے عرض کی کہ ہم تو نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں مگر یہاں قادیان میں ایسا نہیں دیکھا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

"ہم دعا مانگنے سے تو منع نہیں کرتے اور ہم خود بھی دعا مانگتے ہیں **اور صلوۃ بجائے خود دعا ہی ہے**۔ نماز کا جو مومن کی معراج ہے مقصود یہی ہے کہ اس میں دعا کی جاوے... مومن کو بے شک اٹھتے بیٹھتے ہر وقت دعائیں کرنی چاہیے مگر نماز کے بعد جو دعاؤں کا طریق اس ملک میں جاری ہے وہ عجیب ہے۔ مَیں نے اپنی جماعت کو بہت نصیحت کی ہے کہ **اپنی نماز کو سنوار و یہ بھی دعا ہے... نماز خاص خزینہ دعاؤں کا ہے** جو مومن کو دیا گیا ہے اس لیے اس کا فرض ہے کہ جب تک اس کو درست نہ کرے اَور طرف توجہ نہ کرے کیونکہ جب نفل سے فرض جاتا رہے تو فرض کو مقدم کرنا چاہیے اگر کوئی شخص ذوق اور حضورِ قلب کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو پھر خارج نماز بے شک دعائیں کرے ہم منع نہیں کرتے **ہم تقدیم نماز کی چاہتے ہیں اور یہی ہماری غرض ہے**۔"

(خلاصہ الحکم 24 اکتوبر 1902ء صفحہ 12-11)

اسی طرح حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ

"دعا نماز میں کرنی چاہیے۔ رکوع میں، سجدہ میں، بعد تسبیحاتِ مسنونہ اپنی زبان میں دعا مانگے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں اور بعض نماز ہاتھ اٹھا کر لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جب سامنے کھڑا ہو اُس وقت مانگنا نہیں جب باہر آ جائے تو پھر دروازہ جا کھڑکانے لگے... بہتر ہے کہ نماز کے اندر دعا کرے وہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔"

(سیرت المہدی جلد دوم حصہ پنجم روایت 1471)

پھر فرمایا:

"**نماز خود دعا ہے**۔ دین و دنیا کی تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہیے۔ نماز کے اندر ہر موقع پر دعا کی جاسکتی ہے رکوع میں، بعد تسبیح، سجدہ میں بعد تسبیح، التحیات کے بعد کھڑے ہو کر، رکوع کے بعد، بہت دعائیں کرو تا کہ مالا مال ہو جاؤ۔"

(ذکر حبیب صفحہ 158-159)

پھر حضور علیہ السلام نے مثال کے ساتھ یوں سمجھایا کہ

"ایسے لوگوں کی مثال جو نماز میں دعا نہیں کرتے اور نماز کے خاتمہ کے بعد لمبی دعائیں کرتے ہیں اُس شخص کی طرح ہے جس نے اِکّے کی چوٹی کو الٹا کر زمین پر رکھا اور پہیے اوپر کی طرف ہو گئے اور پھر گھوڑے کو چلایا کہ اس اِکّے کو کھینچے۔"

(ذکر حبیب صفحہ 155)

پھر اسی مضمون کو ایک اور جگہ یوں بیان فرمایا کہ

"تم کو جو دعائیں کرنی ہو نماز میں کر لیا کرو اور پورے آداب و دعا کو ملحوظ رکھو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف کے شروع ہی میں دعا سکھلائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دعا کے آداب بھی بتا دیے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ **اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے۔**"

(الحکم 24 جون 1902ء صفحہ 2)

سامعین! اپنی تقریر کو ایک اور زاویہ سے آگے بڑھانے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

"دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نمازوں میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقع ہے دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 176)

اور فرمایا "دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 589)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنی ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام، رکوع، سجود کر لیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے، خواہ اُسے سمجھیں یا نہ سمجھیں…یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالبِ حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلا کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا اور اُن راستبازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 111-109 ایڈیشن 1984)

پھر ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ

’’نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہیں ویسا ہی ایک باطنی وضو کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔‘‘

(ازالہ اوہام صفحہ 449)

پھر فرمایا کہ

’’پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا ہے جب تک حضور نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے۔ اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔ نہیں، میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون اَدعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دعا ہی کا نام ہے اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اور تمام کام تمہارے اس کی مرضی کے موافق ہوں۔ اپنی بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو۔ اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 145-146 ایڈیشن 1985ء)

سامعین! اس اہم مضمون کو مزید آسان بنانے کے لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صلوۃ، نماز اور دعا کے لغوی اور اصطلاحی معنی بھی آپ دوستوں کے سامنے رکھیں جائیں۔ صلوۃ کے لغوی معنی ’’دعا‘‘ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قران کریم میں فرماتا ہے۔

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمۡ وَ تُزَکِّیۡہِمۡ بِہَا وَ صَلِّ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمۡ (التوبہ:103)

کہ اے رسول! ان لوگوں کے اموال میں سے صدقہ وصول کیا کرو جس کے ذریعے تم انہیں پاک و مطہّر کرو گے۔ ان کے لیے دعا کرو۔ یقیناً تمہاری دعا اُن کے لیے تسکین کا باعث ہو گی۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے حکمِ الٰہی میں لفظ یُصَلُّوۡنَ کے عُرفِ عام کے معنی درود پڑھنے کے کیے جاتے ہیں جو دعا ہی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اگر احادیث میں ان معنوں کو دیکھیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان ملتا ہے کہ اگر کسی روزے دار کو کوئی دعوت دے تو وہ فَلۡیُصَلِّ یعنی وہ دعا کر دے۔

صلوۃ بمعنی دعا کے حوالے سے کسی نے لکھا ہے کہ صلوۃ بمعنی دعا سے مشتق ہے۔ اس صورت میں نماز کو تَسۡمِیَۃُ الۡکُلِ بِاسۡمِ الۡجُزۡءِ کی قبیل سے ’’صلوۃ ‘‘کہا جاتا ہے اور ’’مُصَلِی‘‘ یعنی نماز پڑھنے والا اُس پچھلے گھوڑے کو کہتے ہیں جو اگلے گھوڑے کے پیچھے ہو۔ یعنی نماز پڑھنے والا امام کی اقتدا اور اتباع کرتا ہے۔ صَلَوۡتُ الۡعُوۡدَ کے معنی ہیں ایسی ٹیڑھی لکڑی جس کو آگ میں سینک کر سیدھا کیا جاتا ہے۔ ان معنوں میں نماز کو صلوۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ نماز کے ذریعہ نفس امّارہ کو سیدھا کیا جاتا ہے۔

(تحفہ المراۃ فی دورس المشکوۃ)

جبکہ نماز فارسی زبان کا لفظ ہے جو صلوۃ کے لیے فارسی اور اردو میں استعمال ہوتا ہے جس کے معنی بندگی، پرستش، عاجزی کے ہیں۔

(فیروز اللغات)

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایک مرتبہ مَیں نے خیال کیا کہ صلوۃ اور نماز میں کیا فرق ہے؟ جو حدیث میں آیا ہے، صلوۃ ہی دعا ہے، نماز عبادت کا مغز ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 283)

سامعین! اور تقریر کے عنوان میں تیسرا لفظ "دعا" استعمال ہوا ہے۔ جس کے لغوی معنی التجا، پکار، آواز دینا اور نام لینا یا نام رکھنا کے ہیں جبکہ اصطلاحی معنی دورانِ عبادت اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنے یا کچھ مانگنے کے ہیں۔ جیسے فرمایا کہ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ یعنی حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔ پھر مومنوں کو ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ کہہ کر حکم دیا ہے کہ مجھے پکارو مَیں تیری پکار، التجا اور دعا کو قبول کروں گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "دعا عین عبادت ہے" گویا دعا کو عبادت میں اور عبادت کو دعا میں شامل کیا۔ یہی مفہوم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "نماز خود دعا ہے۔"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالہ سے جو اسوہ حسنہ ہمارے لیے چھوڑا ہے وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لمبی نماز پڑھتے۔ اِس میں دعائیں کرتے۔ اللہ کے حضور منت سماجت کرتے۔ التجائیں کرتے، روتے، گڑگڑاتے، تضرع کرتے اور لمبی لمبی سورتیں پڑھتے، لمبے سجدے، لمبا قیام اور لمبے رکوع کرتے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا سجدہ یا رکوع کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والی ایک زوجہ مطہرہ نے اپنی ناک کو پکڑ کر نماز سے الگ ہو گئیں کہ کہیں میری نکسیر ہی نہ پھوٹ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعائیں کرتے اس قدر روتے کہ آپ کے سینہ سے ہنڈیا کے ابلنے اور ایک روایت کے مطابق چکی چلنے کی آواز سنائی دیتی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10-11)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"حقیقی نمازیوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بھی ہوں۔ پس نمازیں بھی خدا تعالیٰ وہ قبول کرتا ہے جو حقیقی نمازیں ہوں۔ مسلمانوں میں بعض بڑی باقاعدگی سے نمازیں پڑھنے والے ہیں لیکن ماحول ان سے پناہ مانگتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی بھی نشاندہی فرما دی کہ نمازیں بہت ضروری ہیں لیکن وہ نمازیں پڑھو جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں..... اللہ تعالیٰ ایک تڑپ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں میں خوبصورتی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز کے مقابلے میں ہر قسم کے دنیاوی لالچ اور شغل سے ہم بچنے والے ہوں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہ ہی ہم اپنی کوشش سے دنیاوی لالچوں اور شغلوں سے بچ سکتے ہیں، نہ ہی ہم اپنی کوشش سے اپنے آپ کو پاک کر سکتے ہیں، نہ ہی ہم کسی طرح خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں مگر صرف ایک ذریعہ ہے جو نماز کا ذریعہ ہے۔ پس اگر ان لوگوں میں شمار ہونا ہے جو خدا کا قرب پانے والے لوگ ہیں تو پھر نمازوں میں باقاعدگی اور بغیر ریاء کے، بغیر دکھاوے کے ان کی ادائیگی کی ضرورت ہے اور یہی چیز ہمیں دوسروں سے ممتاز کرنے والی ہو گی اور یہی چیز ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہو گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 2008ء)

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

(کمپوز ڈبائی: عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ)

✡✡✡✡